THE ALFAZL QADIAN

ڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر ◆ کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو ◆

ایڈیٹر :- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان ٭

نمبر ۵۲	مؤرخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء	یوم دو شنبہ	مطابق ۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۰ ہجری	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ٭

تاحال مہمانوں کا ایک حصہ باقی ہے۔ اور احباب آہستہ آہستہ روانہ ہو رہے ہیں ٭

یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کو بارش ہوئی۔

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول جو تعطیلات کی وجہ سے بند تھے۔ کھل گئے ہیں۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے ٭

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری تازہ نظم

یہ نظم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کے سالانہ جلسہ کے مجمع میں پڑھی

حقیقی عشق گر ہوتا تو سچی جستجو ہوتی
تلاش یار ہر ہر ذرہ میں ہوتی کو بکو ہوتی

میسر وصل حبیب لایزال و لم یزل ہوتی
تو دل کیا میری جاں بھی بڑھکے قربان سبو ہوتی

جو تم سے کوئی خواہش تھی تو بس اتنی ہی خواہش تھی
تمہارا رنگ چڑھ جاتا تمہاری مجھ میں بو ہوتی

وفا۔ تجھ سے مری شہرت نہیں برعکس ہے قصہ
تری ہستی تو مجھ سے ہے نہ میں ہوتا نہ تو ہوتی

جہاں جاتا ہوں انکا خیال مجھکو ڈھونڈ لیتا ہے
نہ ہوتا پیار گر مجھ سے تو کیا یوں جستجو ہوتی

نہ رہتی آرزو دل میں کوئی جز دید جانانا
کبھی پوری الٰہی یہ ہماری آرزو ہوتی

اگر تم دامن رحمت میں اپنے مجھ کو لے لیتے
تمہارا کچھ نہ جاتا لیک میری آبرو ہوتی

نہ بنتے تم جو بیگانے تو پھر پردہ ہی کیوں ہوتا
شبیہ یار اگر خود بخود ہی روبرو ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

MALABAR

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درمیخانہ الفت اگر میں وا کبھی پاتا
تو بس کرتا نہ گھونٹوں پر صراحی ہی سبو ہوتی

مری جنت تو یہ تھی ہیں ترے سائے تلے رہتا
رواں دل میں مرے عرفان بے پایاں کی جو ہوتی

تسلی پا گیا تو کس طرح ہاتب لطف تھا سالک
کہ آنکھیں چار ہوتیں اور باہم گفتگو ہوتی

ہوئی ہے پارہ پارہ چادر تقوی مسلماں کی
ترے ہاتھوں سے ہو سکتی تھی ہو گا گر رفو ہوتی

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کے نام خطوط

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں خطوط لکھنے والے احباب سے میں نہایت ضروری گذارش کرتا ہوں کہ وہ ہر خط پر اپنا نام و پتہ صاف صاف لکھ دیا کریں تاکہ جواب میں غیر ضروری توقف نہ ہو والسلام۔ خاکسار نواب الدین۔ افسر ڈاک۔

ست ابدیش پر حضرت خلیفۃ المسیح کا ریویو

مکرمی شیخ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکی کتاب ست ابدیش میں نے پڑہی ہے۔ مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی۔ اور اسکے ختم کرنے پر قلب میں نہایت مسرت پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے۔ گو یہ کتاب اس صورت سے نہیں لکھی گئی کہ طبعی طور پر اسکے ابواب کی ترتیب رکھی جاتی۔ مگر قدرتاً ایسی سادہ وضع اس کتاب میں پیدا ہو گئی ہے۔ کہ ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے۔ اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اللہ آپکی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی۔ اور کثرت سے اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی۔ دس کتب آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کر دیں۔ اور قیمت مجھ سے وصول کر لیں۔

خاکسار میرزا محمود احمد

یہ کتاب مکرم ایڈیٹر صاحب نور کی تصنیف ہے۔ اور ان سے مل سکتی ہے۔

پیغام کی ایک غلط بیانی کی تردید

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل اس خط کی نقل ہے۔ جو میں نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے نام۔ اور دسمبر کو اس مضمون کی تردید میں جسمیں مجھے غیر احمدی قرار دیا گیا ہے لکھا مہربانی فرما کر اسے اپنی قریب ترین اشاعت میں جگہ دیکر مشکور فرما دیں۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح لاہور السلام علیکم

میری توجہ اس مضمون کی طرف دلائی گئی ہے۔ جسمیں مجھے غیر احمدی قرار دیکر ایک احمدی کے گھر میں شادی کرنے والا لکھا گیا ہے۔ اور جو آپ کی اخبار کی کسی گذشتہ اشاعت میں درج ہوا ہے۔ جس کی تردید میں بذریعہ اعلان ہذا اشاعت کرتا ہوں۔

"میں بفضل خدا احمدی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی تسلیم کرتا ہوں۔ انکے منکرین کو اسی طرح کافر سمجھتا ہوں۔ جس طرح دوسرے انبیاء کے منکروں کو۔ اور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ پر صدق دل سے بیعت کر چکا ہوں۔ میرے والد صاحب شیخ نور نبی ان کی بیعت میں شامل تھے۔ اعمال میں اگرچہ میں کمزور ہوں۔ لیکن حضور خلیفہ ثانی کی دعاؤں پر اعتماد ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو گا۔"

اس اعلان کے بعد میں شیخ محمد نصیب صاحب کو نہایت زور سے چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے غیر احمدی ہونے کا ثبوت پیش کریں۔ اور اگر وہ ثبوت پیش کرنے سے قاصر رہیں اور یقیناً وہ قاصر رہینگے۔ تو اسی اخبار کے ذریعہ جسمیں مجھے بدنام کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اپنے الفاظ واپس لیویں ورنہ باجازت حضرت خلیفۃ المسیح بذریعہ عدالت مناسب چارہ جوئی کی جائیگی۔

راقم محمد طفیل احمدی ولد شیخ نور نبی سکنہ جلال آباد محلہ اندرون موری دروازہ لاہور

یو۔پی میں احمدیوں کا سیاسی نمایندہ

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ان دنوں شورش کی وجہ سے اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ گورنمنٹ کو ہمارے رویہ کی اطلاع ہوتی رہے۔ اور چونکہ یو۔پی میں جماعت کی کمی کی وجہ سے ابھی تک اس کا باقاعدہ انتظام نہیں۔ اسلئے میاں محمد زبیر صاحب حسینی لکھنوی کو یو۔پی کے لئے جماعت احمدیہ کا سیاسی نمایندہ مقرر کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ وہ تندہی سے اس خدمت کو سرانجام دینگے۔ اور احباب جماعت ان کی اس خدمت میں پوری طرح مدد کرینگے۔

والسلام۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

ولادت

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے ہاں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے چھٹا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے عبد القادر نام رکھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

امرتسر کی احمدی خواتین کا چندہ

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میری غریب بہنوں نے باوجود سخت گرانی کے گذشتہ فروری ۱۹۲۱ء سے نومبر ۱۹۲۱ء تک دس ماہ میں دو سو نو روپے آٹھ آنہ چندہ اشاعت اسلام امریکن فنڈ میں عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بیشمار برکتیں اور رحمتیں انھیں عطا فرمائے۔ اور آئندہ سلسلہ عالیہ کی خدمت میں اس سے بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ والسلام۔

احمدی بہنوں کی ناچیز خادمہ
اہلیہ مستری الٰہی بخش امرتسر

اعلان نکاح

شیخ علی حسن صاحب سیتاپوری کا نکاح دختر کلاں جناب محمد اسمٰعیل خان صاحب بریلوی سے تین سو روپیہ مہر پر ہوا۔

درخواست دعا

مولوی عبد الحق صاحب و مولوی غلام رسول صاحب ساکنان بدوملی کو مخالفوں کی طرف سے سخت تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ احباب درد دل سے ان کیلئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ انکو مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ غلام احمد مولوی فاضل بدوملہی۔

---

۱۶ رجنوری کا الفضل وی پی ہو گا

باوجود تاکید کے اکثر اصحاب نے جلسہ سالانہ پر الفضل کی قیمت ادا نہیں کی۔ نہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائی۔ ارادہ تو یہی تھا کہ ایسے اصحاب کا پرچہ تا وصولی قیمت بند رہے۔ مگر اس خیال سے کہ قیمت داخل کرنے کی معقول وجہ ہو گی۔ اب انشاء اللہ ۱۶ رجنوری کا الفضل ان سب دوستوں کے نام وی پی ہو گا۔ جنکی قیمت دسمبر میں ختم ہوتی ہے یا جنوری کی کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اصحاب کا چندہ ۳۰ رجنوری کو ختم ہوتا ہو۔ اور ان کے نام ۱۶ رجنوری کو بھی وی پی ہو جائے۔ [illegible] منیجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۵ جنوری ۱۹۲۲ء

جماعت احمدیہ کا مرکزی سالانہ جلسہ بابت ۱۹۲۱ء

امسال ارادہ کیا گیا تھا کہ چونکہ گذشتہ سالوں کا تجربہ ہے کہ مسجد نور کا وسیع صحن وسیع گیلریوں کے باوجود تنگ ثابت ہوتا رہا ہے۔ اسلئے اس دفعہ بجائے مسجد نور کے صحن کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے کے کھلے میدان میں جلسہ گاہ بنائی جائے۔ اس تجویز کے مطابق سامان وہاں پہنچایا جانے لگا۔ لیکن پھر تجویز پیش ہوئی کہ مسجد نور کے وسیع اور کھلے صحن میں گیلری اس طرح پر بنائی جاسکتی ہیں۔ جس سے کم و بیش ایک ہزار آدمی کی مزید گنجایش نکل سکتی ہے۔ دوسرے کھلے میدان کی بجائے مسطح فرش اور بلند چبوترہ بارش کی حالت میں جس کا امکان تھا۔ کیونکہ مطلع کئی دن سے ابر آلود چلا آ رہا تھا۔ زیادہ آرام دہ رہنے کا یقین دلا رہے تھے۔ اسلئے پہلی تجویز کو چھوڑ کر دوسری پر عمل کیا گیا۔ اور قاضی عبدالرحیم صاحب کے زیر انتظام بہت عمدہ جلسہ گاہ بنائی گئی۔ لیکن جلسہ گاہ باوجود وسیع ہونے کے پھر تنگ ثابت ہوئی۔ کیونکہ آنیوالوں کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی۔ اس دفعہ مہمانوں کے استقبال اور آسایش کے لئے گذشتہ سنین کی نسبت زیادہ اہتمام سے کام لیا گیا تھا۔ ہم نے جہانتک معلوم کیا ہے۔ سوائے شاذ کے احباب کو کوئی تکلیف نہیں اٹھانا پڑی۔ حاضرین کی تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ جو اندازہ لگایا گیا۔ اس کے مطابق تعداد سات اور آٹھ ہزار کے درمیان تھی۔ اس میں وہ احباب محسوب نہیں۔ جو احباب قادیان کے مکانات پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور ان کا انتظام ان ہی احباب کے ذمہ تھا۔ جن کے ہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ امسال روشنی کا انتظام بھی اعلیٰ تھا گیس کے متعدد ہنڈے کرائے پر منگوائے گئے تھے منارۃ المسیح پر چار ہنڈے روشن تھے۔ جن کی نورپاشی سے رات میں دن کا سماں نظر آتا تھا۔ جلسہ گاہ میں تین ہنڈوں کا انتظام تھا۔ اسلئے کہ حضرت اقدس کی دو تقریریں رات تک جاری رہیں۔ اور ان کا سلسلہ آٹھ بجے کے بعد ختم ہوا ٭

جلسہ کا پہلا دن ۲۶ دسمبر

پہلا اجلاس

اب ہم کسی قدر تفصیل سے جلسہ کی کارروائی درج کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق ٭

حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری نے درثمین سے حضرت اقدس کی ایک نظم کا کچھ حصہ پڑھا۔ جو براہین احمدیہ حصہ پنجم کی پہلی نظم ہے۔ پہلا شعر یہ ہے ؎

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا

مشن انگلستان اور ہمارا کام

اسکے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے مبلغ انگلستان نے اپنا مضمون مشن انگلستان اور اس کا کام شروع کیا پہلے آپ نے سورہ کہف کی چند آیات تلاوت کیں۔ اور پھر کہا۔ برادران! میں آپ کے سامنے مشن کی ضرورت اور مشکلات و فوائد بیان کرتا ہوں۔ انگلستان عیسائیت کا مرکز ہے نہ صرف عیسائیت کا بلکہ تمام دنیا کا مرکز ہے۔ اور ہم کو عیسائیت سے جو تعلق ہے۔ وہ آپ سب جانتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا دعوے تھا کہ آپ فتنہ دجالی کو دور کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور اسی فتنہ کو دور کرنا ہمارا کہ جو آپ کی جماعت ہیں۔ مقصد ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم مسیحیت کے مرکز میں تبلیغ کریں جب ہم مرکز میں تبلیغ کرینگے۔ تو من حولہا میں خود بخود تبلیغ پہنچ جائیگی۔ میں نے دشمنوں سے ذکر کیا کہ اگر ہم یورپ میں تبلیغ اسلام کرکے اسلام کی برتری ثابت کردیں اور فتنہ دجال کو دور کردیں۔ تو کیا پھر بھی حضرت اقدس مسیح موعود کے دعوے کو ماننے میں تمہیں کوئی عذر ہوگا۔ انہیں ماننا پڑا کہ پھر "مرزا صاحب" سچے ثابت ہو جائینگے اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے کام کا اثر تمام دنیا پر پڑیگا۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہے۔ اور ہم ان کے ماتحت ہیں۔ مگر ہم میں اور ان میں ایک روحانی جنگ جاری ہے۔ اور یہ جنگ اسی وقت ختم ہوسکتی ہے۔ جبکہ یا تو انگریز مسلمان ہو جائیں یا مسلمان عیسائی ہو جائیں۔ ہندوستان میں عیسائیت کا فتنہ بہت وسیع ہے ہر قصبہ اور ہر شہر میں ان کے مشن قائم ہیں۔ اور ہر گاؤں میں یہ لوگ اپنی آواز پہنچا رہے ہیں۔ ہم ان کے تعاقب میں اگر جاتے ہیں۔ تو یہ دوسرے گاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ اور ہمارے پاس اتنے سامان نہیں کہ ان کا تعاقب کرتے پھریں اگر ہر ایک احمدی بھی سب کام کاج چھوڑ کر ساری دنیا نہیں بلکہ صرف ہندوستان ہی کے گاؤں میں تبلیغ شروع کردے تو بھی ہم مکتفی نہیں ہوسکتے۔ پس اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ ہم عیسائیت کے مرکز پر حملہ کریں۔ وہاں سے پادری بھاگ نہیں سکتے۔ وہاں انکو مقابلہ پر کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور انکو وہاں ہمارے مقابلہ میں انشاء اللہ کامل اور مکمل شکست ہوگی۔ کیونکہ فتح کیلئے دفاعی پہلو کی نسبت جارحانہ پہلو زیادہ مفید اور مجرب ہے ٭

یہ کام ہم کرینگے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے یہ مقدر کرچکا ہے۔ قرآن اور احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود کے رؤیا و کشوف اور الہامات صاف بتا رہے ہیں کہ آپ کے ذریعہ وہاں اسلام پھیلیگا۔ میں خوابوں کا مدعی نہیں۔ مگر میں نے بہت سی رؤیا اپنے طالب علمی کے زمانہ میں دیکھی تھیں۔ کہ میں یورپ میں تبلیغ اسلام کرونگا اور بہت سی لنڈن میں دیکھی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ اسلام وہاں ضرور پھیلیگا۔ میں نے کہا ہے کہ لنڈن دنیا کا مرکز ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان وہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور ہر مذہب اور ہر قوم کے لوگ وہاں آتے ہیں۔ اور ہم ایک لنڈن مشن کے ذریعہ تمام دنیا میں اپنی تبلیغ کرسکتے ہیں۔ ہندوؤں کو بھی وہاں ہم جس طرح تبلیغ کرسکتے ہیں۔ یہاں نہیں کرسکتے۔ کیونکہ وہاں انھیں اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی کمزوریاں خودبخود ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اور وہ تعصبات سے دُور ہوتے ہیں۔ اور اسمیں ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔ بعض ہندوؤں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اب میں مختصراً بتلاتا ہوں کہ ولایت میں اسلامی مشن کس طرح اور کس کس وقت قائم ہوئے۔ انھیں کیوں کامیابی نہ ہوئی اور ہمارا مشن خدا کے فضل سے کیوں کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ اسلامی مشنوں کے باقاعدہ قیام سے قبل اکے دکے انگریز نومسلم وہاں ہوتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ صلیبی جنگوں کے بعد بھی کچھ یورپین لوگ مسلمانوں سے میل ملاپ کے باعث مسلمان ہو گئے۔ اس جنگ میں ترکوں سے انگریزوں کی جنگ ہوئی۔ تو کئی انگریز عراق میں مسلمان ہو گئے۔ اکسفورڈ کا ایک بڑا پروفیسر اٹھارہویں صدی میں خودبخود مسلمان ہوا تھا۔ پہلے مسلمانوں کی تبلیغی مساعی کے مرکز افریقہ اور روس کے علاقے تھے۔ ان علاقوں کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ مگر مغرب کی طرف انھوں نے توجہ نہ کی۔ کیونکہ یہ علاقہ حضرت مسیح موعود کے لئے تھا۔ عبداللہ کوئلم نے اسلام قبول کیا۔ اور اپنا ذاتی مشن قائم کیا۔ اس کے ذریعہ کچھ انگریز مسلمان ہو گئے۔ مگر وہ ایک قانونی زد میں آکر ملک بدر کیا گیا۔ اور وہ مشن تباہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس کے بیٹوں نے اس جائداد کو کھا پی لیا۔ جو مشن کی طرف سے بنائی گئی تھی۔ پھر ڈاکٹر عبداللہ صاحب سہروردی نے بھی ایک زمانہ میں مشن قائم کیا تھا۔ مگر جب وہ ہندوستان میں آگئے۔ تو ان کا کام بھی بند ہو گیا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب نے مشن قائم کیا۔ پہلے معلوم نہیں۔ کہ وہ کس کی طرف مشن کو منسوب کرتے تھے۔ مگر احمدی ان کو مدد دیتے تھے۔ اور ابتدا میں وہ بھی حضرت اقدس کے دعاوی و نشانات کی تبلیغ کرتے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ ان کی یہ حالت نہ رہی۔ ان کی نگاہ غیر احمدیوں پر پڑنے لگی۔ اور انھوں نے خیال کیا کہ جماعت احمدیہ ان کی مدد نہیں کر سکتی۔ اسلئے کہ یہ تھوڑی ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ اور میں نے انکو کہا کہ گو احمدی جماعت تھوڑی ہے۔ مگر وفادار ہے۔ غیر احمدی لوگ تماشائی ہیں۔ جب ایک آدھ دفعہ عجوبہ اور تماشہ دیکھ لینگے۔ پھر وہ سیر ہو کر ہاتھ کھینچ لینگے۔ مگر احمدیوں کی امداد مستقل ہوگی ۔

میں نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ میں ان کے مشن یا انکی ذات پر کوئی حملہ نہیں کرنا چاہتا۔ ان کے ذریعہ بھی اسلام کو ایک حد تک فائدہ پہنچا۔ مگر یہ ان لوگوں کے ذاتی مشن تھے۔ عبداللہ کوئلم اور سہروردی کے مشن بھی ان کے ذاتی تھے۔ اسی طرح ووکنگ مشن بھی خواجہ صاحب کا ذاتی مشن ہے۔ مگر پہلا تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ کسی ایک شخص کا ذاتی کام وہ شان نہیں رکھتا جو ایک ایسی جماعت کا جو ایک لیڈر اور ایک امام کے ماتحت ہو۔ ہمارا جو کام ہے۔ وہ کسی ایک شخص کی ذات پر منحصر نہیں۔ وہ ایک جماعت کا کام ہے۔ جو ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہے اسلئے اسپر کسی ایک شخص کا اثر نہیں پڑ سکتا ۔

پہلے میں خواجہ صاحب کی امداد کیلئے حضرت خلیفۂ اول کے وقت میں بھیجا گیا۔ جب میں خواجہ صاحب کے ساتھ رہا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ حضرت اقدس کا نام بھی لینا گناہ سمجھتے ہیں۔ تو میں ان سے علیحدہ ہو گیا۔ میں نے پہلے مشن قائم نہیں کیا تھا۔ بلکہ میں نے پرائیویٹ گھروں میں جاکر تبلیغ شروع کر دی۔ اور ایک لیکچروں کی فہرست شایع کی۔ کہ میں ان مضامین پر لیکچر دینا چاہتا ہوں۔ اسپر متعدد سوسائٹیوں نے مجھ کو بلایا اور میں نے ان کے خرچ پر ان کے مرکزوں میں جاکر لیکچر دیئے۔ اب وہاں ہمارا مستقل مشن قائم ہے جہاں ایک یا دو احمدیوں کا کام نہیں۔ بلکہ کم از کم دس پندرہ احمدیوں کی ضرورت ہے۔ جو یہاں سے جاکر وہاں کام کریں ۔

وہاں کے کام میں جو مشکلات ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بہت سی آسانیاں بھی ہیں۔ وہاں شہرت بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ کیونکہ اخبارات کا سلسلہ شہرت کے لئے بڑا ذریعہ ہے۔ وہاں مسجد کی تجویز ہے مکان خرید لیا گیا ہے۔ اللہ چاہے مسجد بھی تعمیر ہو جائیگی۔ اب وہاں ہندوستانی احمدیوں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے۔ تبلیغ کے کام میں مدد کیلئے تجارت کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ جب میں وہاں تھا۔ تو میرے علاوہ مولوی مبارک علی صاحب اور شیخ احمد اللہ[1] صاحب اور میاں عزیز الدین صاحب کام کرتے تھے۔ علاوہ مسجد کے اور بھی کئی جگہ ہمارے مرکز ہیں۔ ساؤتھ سی میں ۱۲ گھرانے احمدی ہیں۔ وہاں مستقل مشن کی ضرورت ہے۔ ووکنگ والوں کی نسبت ہمارا خرچ کم ہے۔ ہم لوگ ہر جگہ اور ہر مقام پر تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض لوگ ہمیں مجنون کہتے ہیں۔ مگر ہماری اس حالت سے لوگوں پر رُعب ہے۔ مشکلات میں سے بڑی مشکل یہ ہے کہ انگریز ہمارے حاکم ہیں اور ہم محکوم۔ ان پر ہماری بات کا اثر دیر میں ہوتا ہے۔ ان کو تہذیب کا دعوےٰ اور علوم پر ان کو فخر ہے۔ دنیاوی انہماک حد سے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن جو اُن پر جو مصائب پڑے ہیں۔ ان سے وہ اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان ہونے پر مجبور ہونگے۔ کیونکہ انہیں جو امراض ہیں۔ ان کا علاج اسلام کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان لوگوں کو اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ اسلام میں تعدد ازدواج کا طریق رائج ہے۔ میں نے جنگ سے قبل ان لوگوں کو کہا تھا کہ تم ہنسی نہ کرو۔ بلکہ ڈرو۔ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ تم خود اس مسئلہ پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو گے۔ چنانچہ جنگ نے انکو مجبور کر دیا ہے کہ وہ تعدد ازدواج پر عمل کریں ۔

غرض وقت آگیا ہے کہ اسلام یورپ کا مذہب ہو۔ اور یورپ کو اسلام کی نعمت دینے والی احمدی جماعت ہوگی کیونکہ خدا نے ایسا ہی لکھا ہے ۔

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے کی تقریر کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ کا وقت تھا۔ چونکہ اس رپورٹ کے لئے صرف آدھ گھنٹہ کا وقت تھا۔ اس لئے جناب ڈاکٹر رشید الدین صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نہایت اختصار سے کچھ باتیں بیان فرمائیں جن کو خلاصۃً ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

جناب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ رپورٹ ۱۹۲۰-۲۱ء کے حالات کی ہے۔ انجمن کے کام کے جلد انجام دیئے جانے

---

[1] شیخ احمد اللہ صاحب ۲۳ دسمبر کو لندن سے قادیان میں واپس پہنچ گئے ہیں۔ (الفضل)

298
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے کمیٹیاں ہیں (۱) مجلس معتمدین (۲) مجلس ناظم۔ پہلے عام معاملات مجلس ناظم میں پیش ہوتے ہیں اور جن کا فیصلہ نہ ہو۔ وہ مجلس معتمدین میں پیش کر دیئے جاتے ہیں سال زیر رپورٹ میں مجلس معتمدین کے ممبر جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب پنشنر ساکن گوڑیانی ضلع رہتک فوت ہو گئے مرحوم بڑے مخلص اور سابقین میں سے تھے۔ انکی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جناب شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالہ کو مجلس معتمدین کا ممبر منتخب فرمایا۔ انجمن کے اٹھارہ صیغہ جات ہیں (۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول (۲) بورڈنگ ہائی سکول (۳) مدرسہ احمدیہ (۴) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ (۵) گرلز سکول (۶) احمدیہ ہوسٹل لاہور (۷) درزی خانہ (۸) اشاعت اسلام۔ جس کے ماتحت ریویو اُردو و انگریزی دونوں ہیں (۹) مہمان خانہ۔ (۱۰) محکمہ ڈاک (۱۱) بہشتی مقبرہ۔ شفا خانجات یونانی و انگریزی۔ محکمہ حساب وغیرہ وغیرہ۔

سال زیر رپورٹ میں دونوں مجلسوں کے ستر اجلاس ہوئے۔ اور ۸۶۲ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اس سال بہت سا کام افسران کے ذمہ ڈالا گیا۔ سال زیر رپورٹ کا بجٹ سوا دو لاکھ کے قریب تھا۔ مگر آمدنی خالص ایک لاکھ اسّی ہزار ہوئی۔

اسسال بہت تخفیف کی گئی۔ اور بہت سے کارکن ہٹانے پڑے۔ اسسال ایک لاکھ کے قریب بجٹ ہے۔

اسسال پراویڈنٹ فنڈ منسوخ کیا گیا۔ اور ترقی مسدود۔ افسران سے انجمن کے مکانات کا کرایہ نہیں لیا جاتا تھا مگر اب لیا جائیگا۔ کسی کو سفر خرچ انٹر سے زیادہ نہیں ملیگا۔ نیز وظائف بند کئے گئے۔ احمدیہ ہوسٹل جاری رہے گا۔ مگر اسمیں تخفیف کی گئی ہے۔ ریویو اُردو و انگریزی جن کی قیمت عا؍ اور للعہ تھی۔ علی الترتیب ۳؍ اور ۲؍ کر دیگئی۔ یونانی شفا خانہ تخفیف میں آ گیا۔ ہر دو ریویو کا ایڈیٹر ایک ہو گا۔ چنانچہ مولوی محمد دین صاحب بی اے منیجر ہائی سکول ایڈیٹر ہوئے ہیں۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے بجائے ایڈیٹر کے منیجر سکول۔ پندرہ کے قریب کارکن تخفیف میں آ گئے۔ اراضیات کو ٹھیکہ پر دینے کا فیصلہ ہوا۔ صادق لائبریری بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ مگر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ذمہ لیا ہے کہ وہ اس کا اپنے طور پر انتظام کریں گے۔ صیغہ تعمیر بند کر دیا گیا مولانا سرور شاہ صاحب آنریری کام کریں گے۔ ساٹھ روپیہ تنخواہ منبہ سے زیادہ والوں سے پندرہ اور [illegible] سے اوپر تنخواہ والوں سے بیس فیصدی چندہ خاص وضع کرنے کی تجویز ہوئی۔ صدر انجمن کی ڈھائی سو شاخیں ہیں۔ مگر شاخہائے مکمل رپورٹیں نہیں بھیجتیں۔ یہ رپورٹ ۲۵ منٹ میں ختم ہوئی۔ بقیہ وقت میں جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق منتظم سٹیج نے گمشدہ اشیاء کے متعلق اعلان کئے۔

نظارت اُمور عامہ کی رپورٹ

خان صاحب ذوالفقار علی خان ناظر امور عامہ نے وقت مقررہ پر نظارت امور عامہ کی رپورٹ سنانا شروع کی اور کہا کہ میرے کام کی نوعیت ایسی ہے۔ کہ آپ مجھے ناظر امور عامہ بنا رہنے دیں۔ تو میں بنا رہ سکتا ہوں۔ ورنہ نہیں یعنی آپ مجھے اس کام کے انجام دینے میں مدد دیں۔ تبھی یہ کام ہو سکتا ہے۔ گذشتہ سال بھی رپورٹ بوجہ مشکلات چھپ نہیں سکی۔ اس سال میں جو اکتوبر ۱۹۲۰ء سے ستمبر ۱۹۲۱ء تک ختم ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ نظارت امور عامہ کا کام مولوی عبدالمغنی خان صاحب نظارت بیت المال کے کام کے ساتھ کرتے رہے۔ اور خان صاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور چھٹی لے کر آئے۔ تو وہ بھی نظارت امور عامہ کا کام کرتے رہے۔ نظارت امور عامہ کا کام بہت وسیع ہے اسکی حد بندی نہیں۔ مگر جو کام اس کے سپرد ہیں۔ ان کے مختصر عنوان یہ ہیں۔ مصیبت زدگان کی امداد۔ رفع تنازعات باہمی۔ فیصلوں کا اجراء۔ بیکاروں کا انتظام۔ ناتے رشتے۔ مخالفوں کی شرارت کا سدباب۔ گورنمنٹ سے تعلقات وغیرہ

گورنمنٹ نے چاوا سٹلمنٹ جو اصلاح کے لئے ہمیں سپرد کیا تھا۔ وہاں کے لوگ سرکار کی نظر میں اصلاح یافتہ ٹھہرے۔ اسلئے اب اسکو آزاد کر دیا گیا۔ مالابار میں ایک احمدی کی بیوی کا بغیر طلاق کے وہاں کے مولویوں نے دوسری جگہ نکاح کر دیا۔ اس کا مقدمہ دائر ہے۔ چار احمدیوں پر جھوٹے مقدمات مخالفوں نے دائر کئے۔ انکی امداد کی گئی۔ سرکاری ملازمت میں جو احمدیوں کو بعض دیسی افسروں کی وجہ سے تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ اس کے متعلق کارروائی ہوئی۔

سنہ ۱۹۲۱ء سے جماعت کے تنازعات کا فیصلہ اپنے طور پر ہی ہوتا ہے۔ اس دفعہ پہلے کی نسبت کم مقدمات آئے قادیان میں تار کی منظوری ہو گئی ہے۔ مکان تعمیر ہو جائیگا تو تار آ جائیگی۔ بٹالہ سے قادیان تک پختہ سڑک کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ گو اسمیں فی الحال کامیابی نہیں ہوئی۔ مردم شماری میں احمدیوں کی صحیح تعداد معلوم کرنے کے متعلق کوشش کی گئی۔ مگر چونکہ یہ بعد از وقت تھی اسلئے اسمیں کامیابی نہ ہو سکی۔ فوجوں میں اخبارات کی سرکاری بندش تھی۔ مگر سرکار سے احمدی اخبارات کو اس بندش سے مستثنیٰ کرایا گیا۔ نئے وائسرائے بہادر جب ہندوستان میں آئے۔ تو ہندوستان کے احمدیوں کا قائمقام وفد بہ ہدایات امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ایڈریس مبارکباد لیکر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جسمیں ترکوں عربوں اور ہندوستان کے مسائل ان کے سامنے پیش کئے گئے۔

کراچی کی تقریر میں میرے چھوٹے بھائی محمد علی نے اس ایڈریس کے متعلق کہا کہ قادیان کی مایوس کن جماعت شملہ کے خدا کے پاس گئی۔ اور ناکام آئی۔ لیکن میرے بھائی کو یاد نہ رہا کہ وہ اور ان کے ساتھی انگلستان کے بڑے بڑے دیوتاؤں کے پاس گئے۔ اور انھوں نے فرانس کی دیوی کی پوجا بھی کی۔ جب وہ مایوس پھرے تو کیا ہوا۔ اگر ان کے نقطہ نگاہ سے ہم شملہ کے چھوٹے سے خدا سے مایوس آئے۔

کالجوں کے احمدی طلباء کی جو شکایات تھیں۔ انکو رفع کرایا گیا۔ اسوقت اہم کام جو درپیش ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو شکایت تھی کہ ٹیریٹوریل فوج میں صرف عیسائی لئے جاتے تھے۔ اس شکایت کو گورنمنٹ نے رفع کرکے یہ حکم عام کر دیا ہے۔ اس فوج کے لئے دو سو احمدیوں کی ضرورت تھی۔ جن کی علیحدہ کمپنی ہو گی۔ اس کے افسر بھی علیحدہ ہونگے۔

احمدیہ سٹور کے متعلق احباب کو تشویش رہی ہے۔ لیکن میں بتاتا ہوں کہ اس دفعہ نفع نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سٹور تجارت کے لئے ہے۔ لیکن احباب نے اسکو بنک کی شکل میں سمجھا ہے۔ تجارت میں نفع و نقصان دونوں ہوتے ہیں اور روپیہ لگا کر انتظار کرنا ہوتا ہے۔ مگر جب احباب فوراً واپسی کا مطالبہ کرینگے۔ تو ہم اس خوف سے تجارت کیا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اپریل سے دسمبر تک ۲۲ ہزار روپیہ واپس ہوا۔ اس صورت میں تجارت کیا ہو سکتی ہے۔ اس قدر فرمانے کے بعد خان صاحب بیٹھ گئے۔ اب مولانا سید سرور شاہ صاحب کا وقت تھا ؛

اسلام اور اخلاق فاضلہ

اس عنوان پر مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تقریر تھی۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر مولانا سٹیج پر تشریف لائے اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سلسلہ تقریر شروع فرمایا ابھی چند ہی منٹ تقریر ہوئی تھی۔ کہ جلسہ میں گڑبڑ شروع ہوگئی۔ وجہ یہ کہ مولانا کی آواز باریک تھی۔ اور مجمع کثیر تھا۔ اسپر آپ کو میز پر کھڑا کیا گیا۔ اور آپنے اپنی شاندار علمی تقریر میز ہی پر ختم فرمائی۔ اس اثنا میں کوئی زیادہ گڑبڑ نہ ہوئی ؛

جلسہ میں گڑبڑ پیدا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ پہلے اجلاس کے آخر میں نماز کا وقت ہوتا تھا۔ لوگ اس خیال سے کہ اگر وقت مقررہ پر اُٹھے۔ تو وضو کر کے اپنی جگہ نہ لے سکیں گے۔ لیکچر کے درمیان ہی اُٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ بہرحال خواہ کسی وجہ سے بھی اٹھتے ہوں یہ ناپسندیدہ بات ہے اور مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا آیندہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ جلسہ وعظ میں سے بجز اشد ضرورت کے اُٹھنا نہایت غیر مناسب فعل ہے۔ جس سے ہمیں اجتناب چاہیئے ؛

بعد تلاوت سورہ فاتحہ مولانا نے فرمایا کہ میرا مضمون "اسلام اور اخلاق فاضلہ" ہے۔ قبل اسکے کہ میں مضمون شروع کروں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایسا اہم مضمون ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ ارادہ فرمایا تھا۔ کہ تین مضامین پر کتابیں لکھی جائیں (۱) عقائد پر (۲) فقہ کی کتابیں (۳) اخلاق فاضلہ پر۔ عقائد اور فقہ کی کتابوں کے متعلق آپنے فرمایا تھا۔ کہ علماء لکھیں۔ اور میں انکو دیکھ لونگا۔ مگر اخلاق فاضلہ کے مضمون کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کام میرے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ مضمون کتنا مشکل اور کیسا اہم ہے۔

اخلاق فاضلہ کی تفصیل بہت بڑی ہے۔ امام غزالی نے احیاء العلوم چار جلدوں میں لکھی ہے۔ مگر وہ بھی اس مضمون کو مکمل نہیں کر سکے۔ صرف آٹھ اخلاق پر آپنے بحث فرمائی ہے۔ میں اگر تفصیل بیان کروں۔ تو اس کیلئے کئی دن کافی نہیں۔ چہ جائیکہ ایک گھنٹہ۔ اسلئے میں اب وقت اصولی طور پر کچھ باتیں بیان کرونگا۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس کا کیا منشاء ہے۔ اسکے متعلق شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق میں سکوت اختیار کرتا ہوں لیکن مجھے خدا تعالےٰ نے یہ بات سمجھائی ہے۔ اور میں بیان کرتا ہوں۔ غور کرو۔ ہر باکمال چاہتا ہے کہ اس کے کمال کو چاہنے والے اور اس کی قدر کرنے والے اور ہوں اسی طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی عبودیت اور نیابت کو بجا لانیوالے ہوں۔ اسی لئے فرمایا کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ عبد کہتے ہیں نوکر۔ زرخرید غلام کو۔ انسان کے لئے دوسرا درجہ نیابت الٰہی کا ہے جس کے لئے فرمایا۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ مفسر اسکے کچھ کے کچھ معنے کرتے ہیں۔ مگر خدا نے مجھے جو فہم دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں انسان کو نیابت الٰہی دیگئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انسان کے ذریعہ دنیا کا انتظام کرانا چاہتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنا کوئی کام سامنے آکر نہیں کرتا۔ بلکہ کسی نہ کسی ذریعہ سے کرتا ہے اور یہ ایسا قانون ہے۔ جس کو ہم سمجھ سکتے ہیں۔ دیکھو قلم لکھتا ہے۔ حالانکہ قلم انگلیوں میں آکر لکھتا ہے اور انگلیاں کسی اور جگہ کے اشارے کے ماتحت حرکت کرتی ہیں جب ہم دیکھتے ہیں تو دماغ مرکز معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ جو کام کراتا ہے۔ وہ واسطوں سے کراتا ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ خدا اور بندے کے درمیان ستر پردے ہیں۔ اس کارخانہ عالم کے انتظام کے لئے خدا تعالیٰ انسان کو ایک پردہ بناتا ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ انسان نائب ہے ؛

سورہ فاتحہ میں نیابت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ سورہ شریفہ بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ اسم ذات ہے۔ یعنے پہلے خدا سے تعلق اسم اللہ کے ذریعہ ہوتا ہے مگر یہ ابھی تعلق ہے۔ اس کے آگے خدا تعالیٰ کی چار صفات بیان فرمائی گئی ہیں۔ جو یہ ہیں :۔ (۱) رب العالمین (۲) الرحمٰن (۳) الرحیم (۴) مالک یوم الدین۔ یعنے وہ تمام کائنات کا رب ہے۔ بغیر مانگے دیتا ہے۔ جیسا فرمایا۔ خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ جو کچھ اس نے زمین میں پیدا کیا۔ وہ ہم نے اس سے مانگا نہ تھا۔ یہ محض اس نے اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت عطا فرمایا۔ پھر صفت رحیمیت ہے۔ کہ جو کچھ بندہ کریگا وہ پالیگا اس کے بعد مالک یوم الدین کی صفت ہے۔ کہ وہ جزا اور سزا بھی دیتا ہے۔ جب انسان ان صفات کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اور ان صفات کو اپنے اندر جلوہ گر کرتا ہے۔ تو وہ نیابت الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ غلام وہی محبوب ہوتا ہے۔ جو آقا کا ہمرنگ ہو ؛

خدا تعالیٰ نے یہی صفات کو اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ انسان جو ایاک نعبد کہتا ہے۔ وہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کر کے مقرب الٰہی ہو جائے۔ خدا رب ہے۔ انسان بقدر اپنی طاقت کے رب ہو۔ خدا رحمٰن و رحیم ہے انسان بقدر اپنی بشریت کے رحمان و رحیم بنے۔ خدا تعالےٰ مالک یوم الدین ہے۔ انسان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ انسان اپنے گھر والوں کے لئے اور متعلقین کے لئے اس صفت کا مظہر ہو سکتا ہے ؛

خدا تعالےٰ کے سینکڑوں صفات ہیں۔ مگر ان چار کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے بیان فرمایا ہے کہ چاروں انسان کے درجہ نیابت الٰہی میں کام آسکتے ہیں ؛

خدا تعالےٰ عاجز و محتاج نہیں۔ مگر خدا پردے میں کام کرتا ہے۔ اسلئے اس کی حکمت چاہتی ہے کہ اس کا نائب بنایا جا۔ آدم خلیفۃ اللہ ہے۔ مگر اسی صورت میں جب وہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرے۔ ہمارا قاعدہ ہے۔ کہ ہم جب کوئی چیز بناتے ہیں۔ تو اس سے ہماری کوئی غرض ہوتی ہے اگر وہ غرض پوری نہ ہو۔ تو ہم اس چیز کو توڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری خلق کی جو غرض ہے - اگر ہم اس غرض کو پورا نہ کریں - تو ہمارا انجام اچھا نہیں ہو سکتا - یہ سنت اللہ ہے - انسان اگر دائمی حیات چاہتا ہے - تو وہ ان غرضوں کو پورا کرے ✦

اب میں نے اصولی رنگ میں بتا دیا ہے کہ اخلاق فاضلہ کی کنجی کیا ہے - یہ چار صفات اصول ہیں اخلاق فاضلہ کے معلوم کرنے کے - تم ہر ایک خلق کو دیکھ سکتے ہو - کہ کونسا خلق حسن ہے - اور کونسا غیر حسن - جب انسان ان چاروں صفات کا مظہر ہو جاتا ہے - تو اس سے اخلاق حسن اور فاضلہ ہی صادر ہوتے ہیں ✦

خدا تعالیٰ نے اپنے قرب کی دو راہیں رکھی ہیں - ایک عاشقانہ ہے - اور ایک غلامانہ - عاشقانہ راہ جس کو کہتے ہیں - اس کا مظہر حج ہے - حج کیا ہے - ایک عورت سیدہ ہاجرہ اس میدان میں خدا کے لئے ٹھہری تھی - اور پانی کی تلاش میں ادھر اُدھر دوڑی تھی - اسکی یہ حالت عاشقانہ تھی - اسی کی یادگار میں یہ حج ہے - کہ ہر ایک حاجی سر سے ننگا ہوتا ہے - اور بے سلا کپڑا پہنے ہوتا ہے - اور دوسری عبادت غلامانہ ہے - اس کا مظہر روزہ ہے - کہ انسان ہر ایک چیز کو خدا کے لئے چھوڑ دیتا ہے -

پس خدا تعالیٰ کا قرب دو طرح سے حاصل ہوتا ہے عاشق بن کر اور غلام بن کر - ایسا غلام جو آقا کے رنگ میں رنگین ہو جائے - ایمان عملی زندگی کے لئے ضروری ہے - جب تک ایمان نہ ہو - عمل ہونا مشکل ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاق فاضلہ کے متعلق اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں بحث فرمائی ہے - یہ ایک لاثانی کتاب ہے - اور در یتیم ہے - اسمیں حضور نے فرمایا ہے کہ طبعی طاقتوں کو حد اعتدال میں رکھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا اخلاق فاضلہ ہیں - وہ لوگ جو اسلامی اخلاق پر معترض ہیں - اصل میں حقیقت سے بے خبر ہیں - ان کے سامنے اخلاق کی ایک صورت آتی ہے - وہ خوش ہو جاتے ہیں - مثلاً عیسائیت کی تعلیم ہے کہ ایک تھپڑ مُنہ پر لگے - تو دوسری گال بھی آگے کر دو - وہ خوش ہو گئے - مگر اسپر عمل مشکل ہے - پہلے مذاہب چونکہ مکمل نہ تھے - اسلئے ان میں وقتی تعلیم ہوتی تھی - بنی اسرائیل میں غلامی آگئی تھی - اسلئے انکو سختی کی تعلیم دیگئی - اور پھران میں سختی حد سے بڑھ گئی - اور انھوں نے اپنے آپ کو نحن ابناء اللہ کہنا شروع کیا - اسلئے نرمی کی تعلیم کی ضرورت تھی - اور وہ مسیح کی تعلیم تھی - مگر اسلام جامع اور مکمل مذہب ہے - اسلئے اس نے حکم دیا ہے کہ سختی بھی کرو - اور نرمی بھی - مگر دونوں اپنے اپنے محل اور موقع پر - اسمیں دونوں رنگ ہیں - دشمن سے نرمی بھی کرو - سختی بھی اگر سختی سے اصلاح ہو - یہ بعینہٖ صفات الٰہی کے ماتحت ہے - پس تمام اخلاق فاضلہ اسی کے ماتحت آجاتے ہیں ✦

ایک بجکر تین منٹ پر مولانا کی یہ تقریر ختم ہوئی - اور پہلے دن کا پہلا اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا - فالحمد للہ علیٰ ذالک ✦

مکتوب امام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ایک نو مبایع کو ان کے خط بیعت کے جواب میں حسب ذیل خط لکھایا -

(ایڈیٹر)

آپ کا خط پہنچا - آپ کو اتفاقاً حال معلوم ہوا - جنمیں سے گذرتے ہوئے آپ کو صداقت سلسلہ احمدیہ معلوم ہوئی - یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ وہ انسان کے گرد و پیش ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے - کہ وہ کھینچا کھینچا حق کی طرف چلا آتا ہے - ورنہ لاکھوں انسان ہیں - جن کے دروازہ پر حق پہنچتا ہے - اور ان کے لئے دروازہ نہیں کھولا جاتا - مگر جس طرح حق کا ملنا فضل الٰہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - اسپر ثابت رہنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ناممکن ہوتا ہے - حق کے معنے مضبوط اور پختہ چیز کے ہیں - جو قائم رہنے والی ہو - اور صدمہ کو برداشت کر سکے - اور یہ ظاہر ہے - کہ پختگی اور مضبوطی تب معلوم ہوتی ہے - جب تشدد اور سختی کے مقابلہ میں کوئی چیز پوری اُترے - عربی زبان الہامی زبان ہے - اسمیں سچائی کا نام حق رکھ کے اس امر کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ کوئی سچائی ایسی نہیں - جس کا مقابلہ نہ ہو - اور پھر کوئی سچائی ایسی نہیں - جو مقابلہ میں پوری نہ اُترے - سچائی کے نام میں ہی ان دونوں باتوں کا ذکر کر دیا ہے - جو سچائی کے ساتھ لازم اور ملزوم کا تعلق رکھتی ہیں - اوّل تو یہ کہ اس کے تباہ کرنے اور مٹانے کی پورے طور پر کوشش کی جاتی ہے - اور دوم باوجود ہر قسم کی کوششوں اور مخالفتوں کے حق قائم رہتا ہے - اور مٹتا نہیں - پس سچائی کے قبول کرنے کے ساتھ انسان کو سمجھ لینا چاہیئے - کہ وہ کئی قسم کی تکالیف میں سے گذریگا - اور کئی قسم کے مقابلے اُسے کرنے پڑینگے - ان میں ثابت قدم رہیگا - تو تب وہ بھی ظلی طور پر حق بنجاویگا - جیسا حضرت منصور کی نسبت آیا ہے کہ وہ کہتے تھے انا الحق - اسکے معنے نہیں - کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انکی زبان پر ان کے ثبات اور مضبوطی کا ذکر جاری کر دیا تھا - اور گویا ان سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ دنیا کے سامنے یہ دعوے کریں - کہ میں ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ اب باطل اور جھوٹ مجھے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا اور کوئی شیطانی وسوسہ میرے قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھیر نہیں سکتا - اور کسی دشمن کا حملہ مجھے مٹا نہیں سکتا - چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک دشمن کو ظاہری طور پر تسلط دیکر ثابت کر دیا - کہ وہی بات درست تھی - وہ سُولی پر چڑھ گئے - مگر آج کوئی نہیں جانتا - کہ سولی دینے والے کون تھے - مگر یہ سب جانتے ہیں - کہ منصور کون تھے - وہ مر کے بھی قائم رہے - اور ان کا دشمن زندہ ہو کر بھی مٹ گیا - پس وہ حق تھے - اور حق میں ہو کر انھوں نے یہ درجہ حاصل کیا تھا

پس ہر شخص جو حق قبول کرتا ہے - اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُسے صرف زبان تک نہ رکھے - بلکہ اُسے اپنا جامہ بنانے کی کوشش کرے - تاکہ وہ بھی ثابت رہے - اور دوسروں کو بھی ثابت اور قائم رکھنے میں مُمد ہو - پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچائی کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے - میں آپ کو نصیحت کرونگا کہ آپ سچے دل سے اس کی قدر کریں - اور اس کے مطابق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کریں - اسلام کی تعلیم پر عمل کریں - اور لوگوں تک پہنچانے میں کوشاں رہیں - اور مرکز سلسلہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کریں - والسلام

۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ کی ڈائری

(۲۲ نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

سلسلہ کے لئے دیکھو پرچہ ۲ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۱

خلیفہ اور پریزیڈنٹ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کام خدا کرائے خواہ اس کو بندے ہی کریں۔ وہ خدا کا کام سمجھا جاتا ہے۔ بیشک لوگ ہی خلیفہ کو منتخب کرتے ہیں مگر اس کے انتخاب کو خدا اپنا کیا ہوا انتخاب فرماتا ہے۔

اور اس طریق انتخاب کے ذریعہ نبیوں اور خلفاء میں تمیز ہو جاتی ہے۔ اگر خدا براہ راست کسی کو خلیفہ منتخب کرے اور کہے کہ میں تجھکو خلیفہ بناتا ہوں تو اس خلیفہ اور نبی میں کوئی فرق نہیں رہ سکتا۔ پس نبی کا انتخاب خدا نے خاص اپنے ذمہ رکھا۔ اور خلیفہ کا بندوں کے ذریعہ مگر ایسا کہ بندوں سے اپنی منشا کے مطابق انتخاب کراتا ہے۔ اور اس کی تائید و نصرت کا وعدہ فرماتا ہے۔ نبی جو جماعت بناتا ہے اس کا بیشتر حصہ خلیفہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے وقت میں جب اختلاف ہوا تو صحابہ کا بڑا حصہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھا۔

آدم و داؤد کی خلافت حکیم صاحب نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں آدم اور داؤد کو بھی خلیفہ کہا گیا ہے۔ فرمایا لفظ خلیفہ کے وسیع معنے ہیں۔ آدم اور داؤد کی خلافت الگ قسم کی تھی۔ اس کی مثال اور ہے۔ وہ نبوۃ کے رنگ کی خلافت تھی۔ مثلاً خلیفہ تو درزی حجام کو بھی کہا جاتا ہے۔ کوئی کہے میں نے پانچ خلیفہ دیکھے وہ تو درزی کا کام کرتے تھے۔ یہ کیوں نہیں کرتے تو کہا جائیگا کہ ان کی خلافت اور ہے اور یہ خلافت اور۔

مسئلہ خلافت جزوی ہے حکیم صاحب نے عرض کیا کہ یہ تو قرآن کریم کے ماننے والے کے لئے ہوا۔ منکر قرآن کیلئے کیا ثبوت ہوگا۔ فرمایا خلافت کا مسئلہ تو جزوی مسائل میں سے ہے۔ مثلاً کوئی منکر اسلام کہے کہ صبح کی نماز میں دو رکعتیں کیوں ہیں۔ اور مغرب میں تین کیوں۔ اور عصر میں چار کیوں۔ تو اسکو کہا جائیگا کہ یہ جزوی مسئلہ ہے۔ جس کی بنیاد نقل پر ہے۔ جو مسائل اصولی ہوں ان کی بنیاد عقل پر ہوتی ہے اور جو جزوی ہوں ان کی بنیاد نقل پر۔ ہم منکر اسلام سے خلافت کے متعلق یا رکعات نماز کے متعلق بحث نہیں کرینگے۔ بلکہ صداقت اسلام کے اصول کے متعلق کرینگے جب وہ مان لیگا۔ پھر اس کو جزوی مسائل کے تصفیہ کے لئے نقلی بحث میں لے آئینگے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تھا۔ جزئیات مسائل کی بنیاد اگر عقل پر ہوتی تو میں پاؤں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے تلوے کا مسح بتاتا۔ مگر اس میں بحث عقل کی نہیں نقل کی ہے۔ گو ہم کسی جزوی بات میں کتنے ہی نکات بتائیں۔ اور فلسفیانہ رموز بیان کریں مگر ان کی حیثیت ذوقیات سے زیادہ نہ ہوگی پس خلافت کی بحث اصولی نہیں۔ جزوی ہے جسکا تعلق مخالف اسلام سے نہیں قائل اسلام سے ہے

درود کا فلسفہ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پارہ ۲۲ ع ۴) جب اللہ تعالیٰ نبی کریم پر درود بھیج رہا ہو تو ہمارا درود بھیجنا تحصیل حاصل ہے۔

فرمایا ہمارا درود بھیجنا تحصیل حاصل نہیں۔ خدا تعالیٰ رزاق ہے ہم ملتے ہیں۔ مگر ہم خیرات کرتے ہیں۔ کیا ہمارا فعل تحصیل حاصل ہوتا ہے؟ نہیں کیونکہ اس طرح ہم خدا تعالیٰ کے صفات کے اظہار کے لئے آلہ بنتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت ہمیں بھی اپنے اندر شامل کر لیتی ہے۔ دیکھیے کسی شخص کا بچہ کھیل رہا ہو۔ باپ کو اپنے بیٹے سے محبت ہوتی ہے۔ ہم اگر کہدیں کہ اسکو مٹھائی دیدو تو گو مٹھائی بھی باپ ہی کی ہو۔ مگر اس کو خوشی ضرور ہوتی ہے۔ اور وہ ہم سے بھی محبت کرتا ہے۔ پس یہ تحصیل حاصل نہیں اس طرح جو فعل خدا تعالیٰ کرتا ہے ہم بھی وہ فعل کر کے خدا کے فضل کے مستحق بنتے ہیں۔

دوسرے مدارج میں فرق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ پہلے درجہ سے ترقی کر کے اور درجہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر علم پر ہی مدار ہو تو یصلون کے صیغہ میں دوام پایا جاتا ہے۔ کہ یہ کام ہوتا رہتا ہے یا یہ کہ خدا درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس جب خدا کو تیرہ سو برس ہی نہیں۔ ازل میں ہی علم تھا۔ کہ رسول کریم کے درجات کی کیا حد ہے۔ تو خدا تعالیٰ ایک ہی دفعہ آنحضرتؐ پر رحمت نازل کر کے اس درجہ پر پہنچا دیتا مگر اس یصلون سے ظاہر ہے کہ یہ کام ہوتا رہتا ہے۔ اور رسول اللہ کے مدارج دمبدم بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے جب بندے بھی خدا کے اس فعل میں شامل ہوتے ہیں تو رسول کریم کے مدارج میں اور ترقی ہوتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے پیچھے رہنا نہیں چاہا۔ اس لئے اور برکات جو پہلی برکات سے زیادہ ہوتی ہیں رسول کریم پر نازل فرماتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو دیکھئے خدا رحمانیت کے ماتحت بندے پر فضل کرتا ہے۔ پھر بندہ رحیمیت کے ماتحت جب اور فضل حاصل کرتا ہے۔ تو اس وقت خدا کی رحمانیت پیچھے نہیں رہتی۔ بلکہ بندے کو اور اٹھاتی ہے۔ خدا کی رحمانیت ایک ہی دفعہ کام نہیں کر چکتی بلکہ ہر وقت کرتی رہتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر اچھے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو اگر نہ پڑھی جاوے تو وہ کام اقطع اور ابتر ہے۔ پس اس رحمانیت اور رحیمیت کا ایک تسلسل چلتا ہے۔ پہلے رحمانیت سے بندہ فیض پاتا ہے۔ پھر رحیمیت کے ماتحت بڑھتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نئے سرے سے رحمانیت کا پرتو ڈالتا ہے اور پھر بندہ رحیمیت سے قدم بڑھاتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اسی طرح درود کا سلسلہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم پر رحمت بھیجتا ہے۔ اس سے آنحضرتؐ کے موجودہ درجہ میں ترقی ہوتی ہے۔ اور پھر بندہ درود بھیجتا ہے اور اب آپ اس ترقی یافتہ درجہ پر عروج کرتے ہیں۔ پھر خدا اس سے اور زیادہ کرتا ہے۔ پھر بندہ اپنے محسن کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور آپ کا درجہ بڑھتا ہے پھر خدا اپنے پیارے پر اور رحمت نازل فرماتا ہے۔

کما صلیت علیٰ ابراہیم کو پڑھنے کی ضرورت حکیم صاحب نے عرض کیا کہ پھر درود میں کما صلیت علیٰ ابراہیم پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا مشابہت تامہ کہیں نظر نہیں آتی دو چیزیں دو ہی ہوتی ہیں۔ ایک نہیں ہو سکتیں۔ پس مشابہت میں کوئی خاص ایک بات مدنظر ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو الہام ہوا کہ اب نبوۃ اور رسالت تیری ذریت میں محدود کردی گئی۔ اس امر میں رسول اللہ صلعم سے حضرت ابراہیمؑ کو مثابہت ہے۔ گو وہ مثابہت ناقص ہے۔ مگر ہے۔ دیکھئے ہم مسیح موعودؑ کو مثیل مسیحؑ بھی کہتے ہیں۔ مگر مسیح سے تمام شان میں بڑھکر بھی مانتے ہیں۔ اسی طرح گو حضرت ابراہیمؑ سے آنحضرت صلعم کو مماثلت حاصل ہے۔ مگر آنحضرت اس بات میں حضرت ابراہیمؑ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ وہاں اولاد میں نبوۃ جاری رکھنے کا وعدہ تھا۔ یہاں بھی ہے۔ اور اس سے مراد متبعین ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں ایک بات زائد ہے۔ وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے یہاں وقت بھی معین کردیا۔ کہ ہر فتنہ کے وقت آپ کی ذریت یا بلفظ دیگر اتباع میں سے ایک مصلح پیدا ہو جائیگا یہ اس درود کا نتیجہ ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت پر جو شخص سچے دل سے درود بھیجتا ہے اسکو مامور زمانہ کے ماننے کی خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ رہا یہ کہ ہم کیسے سمجھیں کہ کون سچے دل سے درود بھیجتا تھا۔ اس کا علم خدا کو ہوتا ہے۔ ہم نتیجے سے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا پھر اس کا علم تو خدا کو ہی ہوسکتا ہے۔ کہ کون سچا جہاد کرتا ہے۔ ہاں جب نتیجہ نکلتا ہے تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ فلاں نے جہاد کیا تھا۔

(۲۳ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

آریوں کے شرائط شکنی کے متعلق رویا نماز سے فارغ ہوکر شیخ نواب دین صاحب افسر ڈاک سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ لاہور سے مباحثہ کے متعلق کوئی اطلاع آئی ہے۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت تک کوئی اطلاع نہیں آئی فرمایا رات میں نے ایک رویا دیکھی ہے اور اس کا سلسلہ قریباً ساری رات ہی قائم رہا۔ جس میں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وفد گاڑی سے رہ گیا۔ میں حیران ہوتا ہوں اور کہتا ہوں کہ وفد ۱۸ر نومبر ۲۱ء دوپہر کو گیا ہے۔ پھر کیسے گاڑی سے رہ گیا۔ اس سے بہت پریشانی سی معلوم ہوئی چونکہ میاں صاحب علیہ السلام (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول) بھی ساتھ ہیں وہ سامنے آگئے جب یہ نظارہ دیکھتا ہوں تو آخر میں زور سے کہتا ہوں "سلام اللہ تعالیٰ تو ہی بہتر جانتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے"

کہیں خدانخواستہ آپس ہی میں کوئی اختلاف نہ ہو گیا ہو۔ مگر انجام خیر ہی ہے۔ اس کے بعد شیخ صاحب نے ڈاک کے خطوط پیش کرنے شروع کئے۔ کوئی دس پندرہ خطوط کا جواب لکھوایا جاچکا تھا کہ لاہور سے ایک صاحب آئے۔ اور انہوں نے وہاں کے حالات کے متعلق ایک تحریر حضور خلیفۃ المسیح میں پیش کی اور کہا کہ آریوں نے تمام مسلمہ فریقین شرائط کو توڑ دیا اور ان کے ماننے سے انکار کردیا۔ اور کہا کہ شیخ نواب الدین صاحب کہاں ہیں۔ جنہوں نے شرائط طے کی تھیں۔ آخر بڑی ردوکد کے بعد جب معلوم ہوا کہ آریہ صاحبان مسلمہ اور فیصل کردہ نمائندگان جانبین کی شرائط کو ماننے سے صاف منکر ہیں۔ تو ہماری طرف سے اعلان کردیا گیا۔ کہ جن شرائط پر بھی آریہ صاحبان بحث کرنا چاہیں۔ ہم بحث کرینگے۔ پہلی بحث ہوئی جس میں تمام مسلمانوں نے بڑے اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔

فرمایا کہ گاڑی سے رہ جانے کے معنے یہی ہیں کہ آپ (شیخ نواب الدین صاحب) نہیں گئے۔ اور آخری سلام کے معنے یہ کہ گو آریہ کتنی ہی معاہدہ شکنی کریں لیکن انجام سلامتی پر ہوگا۔

(۲۴ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر)

مباحثہ لاہور کے متعلق رویا نائب ایڈیٹر سے دریافت فرمایا کہ لاہور سے مباحثہ کے متعلق خبر آئی ہے۔ عرض کیا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ جو خط آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوا دس بجے جھگڑے کا فیصلہ ہوا۔ اور پھر بحث شروع ہوئی۔ گویا اس وقت بحث ہو رہی تھی جس وقت میں نے رویا دیکھی کیونکہ دس بجے میں سویا تھا۔ مولوی رحیم بخش صاحب نے بھی اس قسم کی رویا دیکھی جو وہ ناظر تبلیغ ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ خود ریل سے رہ گئے ہیں۔ مگر آخر گارڈ کی گاڑی میں سوار ہوگئے۔

قابلیت پیدا کرو حکومت مل جائیگی گاندھی جی کے ذکر میں فرمایا۔ اب انہوں نے بمبئی کے شہریوں کے نام ایک پیغام جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ میں نے خیال کیا تھا کہ آپ لوگ درست ہوگئے ہیں مگر یہ میری غلطی تھی۔

فرمایا ان لوگوں نے اخلاق کو نہیں سمجھا۔ یہ سمجھتے ہیں کہ منہ سے کہہ دینے کا نام اخلاق ہے۔ پہلے اخلاق پیدا کئے جائیں تو حکومت خود بخود مل جائیگی کسی حکومت سے جنگ کرنے کی بھی ضرورت نہیں پیش آئیگی۔ نو آبادیوں کو دیکھو خود بخود حکومتیں آزادی دے رہی ہیں کبھی کسی بیٹے کو جوان ہو کر اپنے حقوق کیلئے ماں باپ سے لڑنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ وہ خود بخود دیتے ہیں بچہ جانوروں کو دیکھئے کہ وہ کبھی بچے سے طاقت ور سے نہیں لڑتے آنکھ کھلتے ہی آنکھوں میں دیکھکر الگ ہو جاتے ہیں اگر جھڑپ ہوتی بھی ہے تو بہت معمولی پس جب حکومتوں کو معلوم ہو کہ فلاں ملک کے لوگ قابل ہوگئے ہیں۔ تو وہ خود بخود حکومت دینے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

اخلاق برسوں میں آتے ہیں فرمایا انبیاء میں اور ان لوگوں میں یہ فرق ہے کہ انبیاء کی صحبت میں بیٹھنے والوں کی اخلاقی تربیت درجہ بدرجہ سالہا سال میں ہوتی ہے۔ مگر یہ لوگ کہدیتے ہیں کہ بس ادھر کہا ادھر ہوا اخلاقی حالت درست ہوگئی۔ مثلاً مسٹر گاندھی نے دو سال قبل ہندوستان کی اخلاقی حالت کو برا اور لوگوں کو ناقابل بتایا تھا۔ پھر ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ سوراج کے قابل بنادیا۔ اور انکی اخلاقی حالت کو عمدہ بتایا۔ مگر اب اعلان کرنا پڑا کہ میں ان کی حالت سمجھا نہیں تھا۔

ترقی کیلئے ایک قوم ضروری ہے مصری وفد کے متعلق فرمایا کہ مصری وفد بغیر تصفیہ کے واپس آگیا ہے۔ فرمایا وہاں چونکہ مسلمانوں کا غلبہ ہے اور قبطی وغیرہ بھی گویا مسلمانوں میں ہی مل گئے ہیں۔ اسلئے وہاں اتحاد ہے اور ساری قوم کے متحدہ اغراض ہیں اور ان کا ایک مطمح نظر ہے لیکن ہندوستان میں قومیت ایک نہیں فرمایا کسی ملک کی ترقی کیلئے ایک قوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۲۴ر نومبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر)

آجکل مذہبی بحثوں میں ایک فائدہ نماز کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جو لاہور سے آئے تھے۔ مباحثہ کی کامیابی کا حال مختصر لفظوں میں عرض کیا۔

حضور نے فرمایا ان بحثوں میں ایک فائدہ تو یہ بھی ہوگا کہ مسلمان جو سر تا سر دین سے ہٹ کر سیاست میں غرق ہوگئے ہیں۔ وہ دین کی طرف متوجہ ہوجائینگے۔

ایک سٹیج پر سب مذاہب کے نمائندے فرمایا اس وقت اس قسم کے جلسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی بلایا جائے کہ وہ آئیں اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ اور دوسرے مذاہب پر اعتراض نہ ہو۔

موپلوں کا فعل خلاف شریعت ہے فرمایا کہ موپلوں کی جو کارروائی ہے اسپر زور سے اعتراض کرنا چاہیئے۔ اور دنیا میں ظاہر کرنا چاہیئے۔ کہ ان کا فعل خلاف شریعت ہے۔ فرمایا یہ طریق درست نہیں۔ کہ اگر کسی سے جرم ہو۔ تو اسکو نظر انداز کیا جائے۔ نہ صرف نظر انداز بلکہ مجرموں کی تائید اور ہمدردی کی جائے۔ اس طرح جرم سے نفرت نہیں ہوتی۔ ایک موقع پر ہندوؤں نے مسلمانوں کو جلادیا۔ ہندوؤں نے ان قاتلوں سے ہمدردی کی حالانکہ سب سے زیادہ ان کو سزا دلانے کے درپے ہوتے تاکہ آئندہ ہندوؤں کو اس وحشیانہ فعل کی جرأت نہ ہوتی یا اب موپلوں نے جو کچھ کیا مسلمان ان قاتلوں سے ہمدردی نہ کرتے اگر ایسا کیا جاتا تو دونوں قوموں میں سچے دل سے صلح ہو جائیگی۔ لیکن اگر ہر ایک قوم اپنے اپنے مجرموں کی ہمدردی اور امداد کریگی تو پھر دل صاف نہیں ہوسکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۹۱۵ الف

اناج دالوں اور آٹا کا نرخ !

اناج۔ دالوں اور آٹے کا نرخ جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر شرائط متذکرہ براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء تک براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی سے آنیوالے مال پر بھی عاید ہونگے

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
اے. ٹی. رسٹومل صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

عرق خضاب

اس کے واسطے صرف اسی قدر لکھنا کافی ہوگا کہ ابھی نسخہ کا عرق خضاب جو بالوں کو قدرتی کے مانند سیاہ کرتا ہے اس میں کسی مذہب کے خلاف کوئی جزو نہیں اور نہ ہی نزلہ پیدا کرتا ہے۔

عرصہ بیس سال سے

بڑی کامیابی کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہے ہزاروں سندات ہونے پر بھی اس پکار بند ہوں کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ دھوکہ بازی کو ہم مذہبی و اخلاقی و قانونی جرم سمجھتے ہیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شیشی ارسال کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول پیکنگ

نوٹ۔ ایک شیشی پر ۴؍ محصول اور چار شیشیوں پر دس

خاکسار
ایجنٹ محمد عالم مالک کارخانہ دستی اچار پریس
قادیان دارالامان

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکڑوں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ڈرنو لیف مگز و ترفقہ قیمت پر ارزاں ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لیئے۔ ر کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف اعجاز صنعت قابل دید ولائتی کاغذ پر ۴۰۰ صفحہ کی مجلد قیمت ۲؍

حمائل شریف عکسی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ۶۰۰ قیمت عہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نورالدین شیر محمد تاجران دارالامان قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بنایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے مجرب مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے بعض انفلوئنزا والوں میں جس مریض کو استعمال کروایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم ایک صد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک عہ

المشتہر
افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

الخطبہ

ایک صاحب ضلع گورداسپور کے باشندہ قوم آرائیں عمر تخمیناً ۵۰ سال جن کے جسمانی قوٰی نہایت مضبوط ہیں۔ نکاح کے خواہشمند ہیں پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اس سے اولاد وغیرہ (سوائے ایک لڑکی کے جو شادی شدہ ہے) کچھ نہیں ہے۔ اچھے آسودہ آدمی ہیں۔ دو مربع اور چار گھماؤں زمین کے مالک قادیان میں مکان کیلئے دو کنال زمین بھی خریدی ہوئی ہے۔ اور دو ہزار روپیہ اسٹور میں نقد جمع ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ بھی کافی ہے۔ اور خود ضلع ملتان میں محکمہ نہر میں پٹواری ہیں۔ آدمی نہایت شریف اور مخلص احمدی ہے۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں۔ امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ بیوہ عورت جس کی عمر ۳۰ یا ۳۵ سال تک ہو۔

ناظر امور عامہ

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی صالح کنواری لڑکی قوم باشندہ سکنہ چک نمبر ۳۰ شاخ جنوبی ضلع سرگودہ کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا نوجوان صالح احمدی قوم باشندہ سے ہو۔ خط و کتابت

بنام محمد دین ولد سلطان مرحوم سکنہ چک ۳۰ شاخ جنوبی ڈاکخانہ للیاں ضلع سرگودہ

تلاش روزگار

بندہ محکمہ نہر پر مدت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے۔ چنانچہ آجکل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہونے کی وجہ سے التجا ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی انجنیر سب ڈویژنل آفیسر کے پاس بکا کام ہو۔ تو بندہ کو یاد فرمائیے گا۔ کام دیانت اور محنت سے حسب فرمائش کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان
ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

الخطبہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیاط۔ دیندار احمدی عمر ۳۰ سال۔ وجیہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پنج سالہ ہے۔ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم الحکمت شاہدرہ
لاہور

کشمیری مال منگوانیکا سہل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں و دیگر خواہشمند تاجروں کو مطلع کرتا ہوں کہ اسوقت مروجی کا موسم آرہا ہے۔ لوئیاں پٹو۔ دھسے۔ نمدے یارقندی چوغے ہر قسم کا گرم مال۔ چادریں زنانہ کستوری فی تولہ ... زعفران فی تولہ عہ مومیائی ست سلاجیت اصلی فی تولہ ... فی سیر ممیرا چینی فی تولہ ... علاوہ محصولڈاک کچھ رقم پیشگی آنی ضروری ہے

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی زینہ کدل سرینگر کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں سستی زمین

۱۔ محلہ دار الرحمت میں ۱۲؍ فی مرلہ زمین فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ مگر قادیان کے قریب احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کی زمین موجود ہے۔ قیمت حسب موقع ۱۵؍ ۱۸؍ ۲۵؍ ۳۰؍ للعہ ۴۰؍ فی مرلہ ہے۔ ۲۔ محلہ دار الفضل شرقی میں ۱۰؍ فی مرلہ والی زمین مل سکتی ہے۔ نیز اس محلہ میں بر لب سڑک کلاں یعنی سڑک موضع کھارا پر بھی جگہہ موجود ہے۔ قیمت ۲۰؍ فی مرلہ ہے۔ محلہ دار الفضل غربی میں جگہہ فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ ۳۔ محلہ دار الفضل شرقی کے جنوب بشرق میں سڑک موضع کھارا کے اوپر سالم کھیت قابل فروخت موجود ہے۔ خریدنے والوں کو سالم کھیت لینا ہوگا۔ اور رستے اپنے چھوڑنے ہونگے۔ کوئی کھیت پانچ کنال کا ہے۔ کوئی ساڑھے چار کا کوئی آٹھ کا وغیرہ وغیرہ موقعہ اچھا ہے۔ قیمت ۱۰؍ فی مرلہ ہے۔ **نوٹ**۔ بڑی سڑک کے اوپر کسی موقعہ پر بھی دو کنال سے کم جگہہ نہیں دیجاتی۔ مگر اندرون محلہ دس مرلہ تک بھی جگہہ مل سکتی ہے۔ بلکہ استثنائی طور پر پانچ مرلہ بھی نیز اندرون محلہ بھی باقاعدہ رستے اور گلیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ جہاں دکانیں بن سکتی ہیں۔ شرح مقررہ ہے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ جو درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہئے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت قسط وار جمع ہوتی رہے پھر جب پوری قیمت جمع ہو جاوے تو جس جگہہ مناسب قطعہ خالی ہو مل سکتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے ساتھ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے واسطے جگہہ خریدیں۔ تجارت کرنا مقصود نہ ہو۔ اور نیز یہ کہ خریدنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر کم از کم چار دیواری کی بنیادیں نکلوا کر اپنے حدود قائم کرلیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

تجرید بخاری اردو

۱۳۴۸ھ

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناتکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی ور یا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹرہ ولیشاہ کے نام آنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈین نیشنل کانگرس کا اجلاس

انڈین نیشنل کانگریس کا چھتیسواں (۴۴) اجلاس ۲۹ر دسمبر کو بعد دوپہر دریائے سابرمتی کے کنارے زیر صدارت مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب قائمقام صدر منعقد ہوا۔ پنڈال خالص ہاتھ کے کتے ہوئے اور ہاتھ کے بنے ہوئے کھدر کا بنا ہوا تھا۔ حاضرین بہت زیادہ کثرت میں کھدر کی پوشاک اور گاندھی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ مسٹر گاندھی اور ان لیڈروں کے فوٹو جو اسوقت جیل میں ہیں لٹک رہے تھے۔ تلک کا بت پلیٹ فارم پر جس کے چاروں طرف پھولوں کی سجاوٹ تھی۔ رکھا ہوا تھا۔ پنڈال میں کھدر کا فرش تھا۔ جس پر جملہ حاضرین بیٹھے تھے۔ کارکن پریذیڈنٹ اور مسٹر گاندھی کے لئے پلیٹ فارم پر سٹول رکھے ہوئے تھے۔ اخباروں کے نامہ نگار فرش پر بیٹھے تھے بیرونی دروازہ پر چرخہ رکھا ہوا تھا۔ اور اس کے نزدیک ہندی حروف میں لکھا تھا "سوراجیہ ہمارا پیدائشی حق ہے"

پنڈال میں حاضری کا اندازہ ۱۶۵ ہزار کیا جاتا ہے پلیٹ فارم کے دائیں طرف پردہ دار عورتوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا موٹوز جگہ بجگہ لٹک رہے تھے۔ جن کا مضمون یہ تھا "جو مرنا جانتا ہے۔ وہ تا ابد زندہ رہتا ہے" "فتح نزدیک ہے اور خدا ہماری مدد کریگا"۔ حاضرین میں ۶ ہزار استقبالیہ کمیٹی کے ممبر۔ پانچہزار ڈیلیگیٹ تھے۔ جنمیں سے صوبجات متحدہ ۵۰۰ بہار ۵۸۸۔ پنجاب ۴۹۹۔ اجمیر ۳۹۶۔ اندھرا کے ۳۸۱ تھے۔

کارروائی قومی گیت گا کر شروع کی گئی۔ جس کے بعد صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنا ایڈریس پڑھکر سنایا۔ پھر حکیم اجمل خاں نے اپنی تقریر اردو میں کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ ایک ہندو سبھا نے جو انگلستان سے تعلیم ترک کر کے آئے ہیں کیا۔

اسکے بعد سروجنی نیڈو نے مسٹر داس کا ایڈریس جو آجکل جیل میں ہیں۔ پڑھا۔

۲۸ر دسمبر۔ کانگریس کا اجلاس پانچ گھنٹہ ہوا۔ اور اس کے دوران میں مولوی حسرت موہانی کی تجویز نامنظور ہوئی۔ اور مسٹر گاندھی کا ریزولیوشن بلغیر تبدیلی کے منظور کیا گیا۔ کسی لیکچرار نے مسٹر گاندھی کی تحریک کی مخالفت نہیں کی۔ اگرچہ مسٹر فضل الدین کا نام مخالفوں میں درج کیا گیا تھا۔ باقی ریزولیوشن صدر کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہوئے۔

مسٹر گاندھی کا ریزولیوشن

یہ تھا چونکہ گذشتہ اجلاس کانگریس کے بعد سے باشندگان ہند نے تجربہ سے معلوم کر لیا ہے۔ کہ پر امن قطع تعلق اختیار کرنے سے ملک نے بے خوفی ایثار اور خود داری میں بہت ترقی کی ہے۔ اور چونکہ اس تحریک نے گورنمنٹ کے وقار کو بہت کچھ صدمہ پہنچایا ہے۔ اور ملک بحیثیت مجموعی بڑی تیزی کے ساتھ سوراج کی طرف قدم بڑھا رہا ہے اسلئے یہ کانگرس اس ریزولیوشن کی تصدیق کرتی ہے۔ جو کلکتہ کے اجلاس میں پاس ہوا تھا۔ اور پھر ناگپور میں جس کی تصدیق مزید ہوئی تھی اور کانگرس کے اس عزم صمیم کو منضبط تحریر میں لاتی ہے کہ پر امن قطع تعلق کو زیادہ سرگرمی کے ساتھ اسوقت تک جب تک مظالم پنجاب و مسئلہ خلافت کی تلافی اور حصول سوراج میں کامیابی نہ ہو۔ اور گورنمنٹ ہند کے اختیارات ایک غیر ذمہ دار جماعت کے ہاتھوں سے نکلکر باشندگان ہند کے ہاتھوں میں منتقل نہ ہو جائیں۔ جاری رکھا جائے۔

والنٹیر بھرتی کئے جائیں

کانگرس قرار دیتی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ تمام سرگرمیوں کو معطل کر دیا جائے۔ اور سب لوگوں سے اپیل کرتی ہے کہ خاموشی سے اپنے آپ کو والنٹیر بناکر اس ریزولیوشن کے مطابق جو ۲۳ر نومبر کو بمبئی میں ورکنگ کمیٹی نے پاس کیا گرفتاریوں کے لئے پیش کریں۔

جلسوں کا انعقاد

کانگرس ہدایت کرتی ہے کہ کمیٹیوں کے جلسے اور پبلک جلسے کئے جائیں پبلک جلسے بند مکانوں میں ہوں۔ اور وہاں حاضری ٹکٹوں کے ذریعہ ہو۔ ہر حالت میں پبلک کی طرف سے اشتعال اور تشدد کے امکان کے خلاف احتیاط کر لی جائے۔

سول نافرمانی

کانگرس مشورہ دیتی ہے کہ وہ جماعتی اور انفرادی سول نافرمانی کا اسوقت انتظام کریں۔ جبکہ عام لوگ عدم تشدد کے طریقوں میں کافی تربیت پا چکے ہوں۔ اس کانگرس کی یہ بھی رائے ہے کہ انفرادی یا جماعتی (خواہ جارحانہ یا مدافعانہ) سول نافرمانی ان احتیاطوں اور ہدایتوں کے ساتھ جاری کی جائے جو پراونشل کانگرس کمیٹی کو ورکنگ کمیٹی وقتاً فوقتاً جاری کرے اس کے علاوہ کانگرس کی باقی تمام سرگرمیاں جب کبھی ضروری معلوم ہوں۔ معطل کر دی جائیں۔

یہ کانگرس ان تمام طلباء سے جو اٹھارہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے ہوں۔ اور بالخصوص قومی تعلیم گاہوں کے طلباء اور سٹاف سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایک حلف نامہ پر فوراً دستخط کر دیں۔ اور قومی والنٹیر کور کے ممبر بن جائیں۔

مسٹر گاندھی کو انتظامی اختیارات

چونکہ کانگرس کے کام کرنے والوں کی کثیر تعداد کے گرفتار ہو جانے کا امکان ہے۔ اسلئے یہ کانگرس تا فیصلہ ثانی مسٹر گاندھی کو کانگرس کے تمام انتظامی اختیارات دیتی ہے۔ جسمیں کانگرس کے اور آل انڈیا کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کے خاص اجلاسوں کا منعقد کرنا بھی شامل ہے۔ اور اگر ضروری ہو۔ تو انکو اپنا جانشین مقرر کرنے کا بھی اختیار دیتی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مسٹر گاندھی یا ان کے کسی جانشین کو یہ حق حاصل نہ ہو گا کہ وہ گورنمنٹ ہند یا گورنمنٹ برطانیہ سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی منظوری لئے بغیر جس کی بعد میں خاص کانگرس تصدیق کریگی۔ کوئی فیصلہ کر لیں۔ نیز اس شرط کے ساتھ کہ کانگرس کا موجودہ نصب العین کانگرس کی سابقہ منظوری کے بغیر مسٹر گاندھی یا ان کا کوئی جانشین تبدیل کر سکیگا۔

صدر مسلم لیگ کی تقریر

احمد آباد۔ ۳۰ر دسمبر۔ مسٹر حسرت موہانی نے اپنے کل انڈیا مسلم لیگ کے خطبہ صدارت میں جمہوریہ ہند کے قیام کے حق میں دلائل پیش کئے اور کہا کہ یکم جنوری کو ہندوستانی جمہوریہ کا اعلان کر دیا جائے جس کا نام یونائیٹڈ سٹیٹس آف انڈیا ہو۔ اور ہر ممکن و مناسب ذریعہ سے اسے حاصل کیا جائے۔ اگر اس اثنا میں مارشل لاء جاری کر دیا جائے تو بے ترتیب جنگ سے بھی کام لیا جائے۔ آپ نے کہا کہ لیگ کمزور ہے۔ اور مسلمانوں کے احکام و خواہشات کے مطابق لیگ کے عقیدہ میں تبدیلی ضروری ہے۔ ایک حکومت کی جگہ دوسری حکومت قائم کرنے کے صرف دو طریقے ہیں۔ یعنی تلوار کے زور سے تباہی و بربادی (جو یورپ) ہے۔ جسپر تمام دنیا عمل کرتی ہے یا (۲) مقابلے میں دوسری حکومت قائم کرنا مسٹر موصوف نے موخر الذکر اصول پر عامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ اور مسٹر گاندھی سے کہا کہ یکم جنوری کو ہندوستان میں جمہوریت کا اعلان کر دیا جائے مسٹر موصوف کے خیال میں موپلاؤں کو مجرم قرار دینا نامناسب ہے۔ انھوں نے صرف ایک مدافعانہ مذہبی جنگ میں حصہ لیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)